السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تہجد کی نماز کی جماعت کرا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تہجد کی جماعت کرائی جا سکتی ہے اور اس میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں۔ چنانچہ بخاری میں ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، لِأَنْظُرَ كَيْفَ صَلاَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ، «فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ، أَوْ بَعْضُهُ، قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ»: {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ} إِلَى قَوْلِهِ {لِأُولِي الأَلْبَابِ} [آل عمران: 190]، «ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ، ثُمَّ صَلَّى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً۔) مرعاة المفاتیح شرح مشکوة المصابیح: ص ۶۲ ج ۲

’’حضرت عبداللہ بن عباس کہتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ کی باری کے دن میں بھی ان کے ہاں رات کو سو رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے تھوڑی دیر اپنی بیوی کے ساتھ کچھ باتیں کیں اور پھر محو خواب ہوگئے جب رات کا آخری تہائی حصہ یا بعض حصہ شروع ہوا تو آپ نیند سے بیدار ہوئے۔، آسمان کی طرف منہ کیا۔ اور اِنَّ فی خلق السموات والارض سے آخر تک سورۂ آل عمران کی آیات پڑھیں اور پھر چمڑے کے پرانے مشکیزے کا تسمہ کھول کر آپ نے وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر تہجد کی نماز پڑھنے لگے۔ میں نے بھی اٹھ کر وضو کیا اور آپ کے بائیں جانب کھڑا ہو کر آپ کی اقتدا میں نماز پڑھنے لگا تو آپ ﷺ نے میرا کان پکڑ کر مجھے اپنے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ اس طرح آپ کی 13 رکعات تہجد ہوگئی۔‘‘

منتقی الاخبار میں ہے:

(وقد صح التنفل بجماعة من روایہ ابن عباس وأنس رضی اللہ عنہما (نیل الاوطار: ج ۲ ص ۸۹

’’عبداللہ بن عباس اور انس سے صحیح سندوں کے ساتھ تہجد کی جماعت ثابت ہے۔‘‘

امام شوکانیؒ لکھتے ہیں:

وحدیث أنس المشار إلیہ أیضاً لہ ألفاظٌ کثیرةٌ فی البخاري وغیرہ واحدہا أنہ قال صلیت أنا ویتیم فی بیتنا خلف النبی ﷺ وأمی أمُّ سلیم خلفنا۔ الأحادیث، ساقہا المصنف ہنا للاستدلال بہا علی صلوة النوافل جماعةً وہو کما ذکر ولیس للمانع من ذلک متمسِّکٌ یُعارِضُ بہٖ ہذہ الأدلة (نیل الاوطار: ص ۸۹ ج ۲

’’حضرت انس کی حدیث صاحب منتقیٰ نے ‘‘صحیح بخاری میں مختلف الفاظ میں مروی ہے ایک یہ ہے کہ میں نے اور یتیم نے اپنے گھر میں نبی ﷺ کے پیچھے نفل پڑھے اور میری والدہ ام سلیم ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔ باجماعت نفل نماز کے ثبوت میں جو حدیثیں بیان کی ہیں وہ اپنی جگہ صحیح ہیں اور مانعین کے پاس ان کا معارضہ کرنے کے لیے کوئی ٹھوس دلیل موجود نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص453

محدث فتویٰ